بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الفضل بیدِ اللہ ... ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۲ صلح ۱۳۴۳ ہش ۱۶ شعبان ۱۳۸۳ھ ۲ جنوری ۱۹۶۴ء	نمبر ۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ یکم جنوری بوقت ½۸ بجے صبح

کل حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی ۔ نیز زکام اور کچھ حرارت بھی ہوگئی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء کیلئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز اختتامی پیغام

اسلام کی ترقی کیلئے والہانہ جدوجہد سے کام لو اور اپنی آئندہ نسلوں کو اسلام کا بہادر سپاہی بنانے کی کوشش کرو

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء کے آخری اجلاس منعقدہ ۲۸ دسمبر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا مندرجہ ذیل اختتامی پیغام حضور کے ارشاد کے مطابق محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھ کر سنایا:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِر

برادران جماعت احمدیہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو اپنے خاص فضل سے یہاں تین دن دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں بسر کرنے اور خدا اور اس کے رسول کی باتیں سننے کی جو توفیق عطا فرمائی ہے اس کا یہ احسان تقاضہ کرتا ہے کہ اب آپ پہلے سے بھی زیادہ دعاؤں اور انابت الی اللہ پر زور دیں اور سلسلہ کی اشاعت اور اسلام کی ترقی کے لئے والہانہ جدوجہد سے کام لیں اور اس بارہ میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ یہ امر یاد رکھیں کہ وہی شاخ سرسبز رہ سکتی ہے جس کا اپنے درخت کے ساتھ پیوند ہو۔ ورنہ اگر ایک تازہ شاخ کو درخت سے کاٹ کر پانی کے تالاب میں بھی ڈال دیا جائے تو وہ کبھی سرسبز نہیں رہ سکتی۔ پس

مرکز کے ساتھ اپنے تعلقات کو استوار رکھو

اور اسلام اور احمدیت کی اشاعت پر بہت زور دو اور اپنی آئندہ نسل کی درستی کا فکر کرو۔ مجھے نظر آرہا ہے کہ جماعت کو اپنی آئندہ نسل کی درستی کا خاص فکر نہیں اور یہ ایک نہایت ہی خطرناک بات ہے۔ چنانچہ اس کا ثبوت یہ ہے کہ تحریک جدید کے دورِ اول میں تو بڑی کثرت کے ساتھ لوگوں نے حصہ لیا مگر نئے دور میں شامل ہونے والوں کی تعداد ان کی نسبت کے لحاظ سے بہت کم ہے اور پھر جو لوگ وعدہ کرتے ہیں وہ وقت کے اندر اپنے وعدوں کو پورا کرنے کی کوشش نہیں کرتے حالانکہ اشاعت اسلام کا کام کسی ایک نسل کے ساتھ وابستہ نہیں بلکہ قیامت تک اس نے جاری رہنا ہے۔ پس اپنے اندر صحیح معرفت پیدا کرو اور اپنی آئندہ نسلوں کو

اسلام کا بہادر سپاہی

بنانے کی کوشش کرو اور اس نکتہ کو

(باقی صفحہ ...)

وقفِ جدید کے ساتویں سال کے آغاز پر احباب جماعت کے نام

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام مورخہ ۲۶ دسمبر کو جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھ کر سنایا۔

برادران کرام! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

وقفِ جدید کا ساتواں سال شروع ہو رہا ہے۔ میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ پہلے سے زیادہ قربانی کر کے وقفِ جدید کو مضبوط کریں۔

خاکسار: مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

نوٹ:۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چندہ وقف جدید سال ہفتم کے لئے مبلغ ۱۲۵۰ روپے کا وعدہ فرمایا ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ جنوری ۶۲ء

جلسہ سالانہ میں شمولیت کا اعزاز

الفضل کے اس پرچے کے پہنچنے تک تقریباً تمام احباب جنہوں نے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی ہے بخیر و عافیت اپنے اپنے گھروں میں مراجعت کر چکے ہوں گے بعض دوست ہوں گے جو شرعی عذر کی بنا پر شرکت نہیں کر سکے انہیں اس موقع کو ہاتھ سے کھو دینے کا افسوس ضرور رہے گا مگر ان دوستوں کو جنہوں نے بغیر کسی عذر کے شمولیت سے احتراز کیا ہے ان کے لئے واقعی سوچنے اور غور کرنے کی بات ہے۔ یہ موقع سال میں صرف ایک دفعہ آتا ہے۔ ان میں سے کئی ایسے ہوں گے جو آئندہ سال تک خدا جانے کن حالات میں گرفتار ہو جائیں اور اس سال بھی شرعی عذر کی بناء پر حصہ نہ لے سکیں اس لئے ان کے لئے واقعی شمولیت نہ کرنا ایک سوال ہے جس کا جواب سوائے ندامت کے اور کوئی نہیں۔ تاہم یہی ندامت ان کے لئے نجات کا باعث بھی بن سکتی ہے کیونکہ اگر انسان اپنی کسی کوتاہی پر سچے دل سے ندامت محسوس کرتا ہے تو اس طرح بھی وہ ترقی کی شاہراہ پر ایک دو قدم آگے بڑھ جاتا ہے۔ توبہ کو اسلام میں بہت اہمیت دی گئی ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ سچی توبہ ہی ایمان کی بلندیوں کے لئے پر پرواز بنتی ہے۔

دین میں انسان ترقی ہی اس وقت کرتا ہے جب وہ ٹھوکریں کھا کھا کر اٹھتا ہے انسانی روح کی بیداری جھٹکوں سے ہوتی ہے۔ مگر یہ اسی وقت ہوتی ہے جب احساس ہو ایک بے حس انسان پر سے اگر پہاڑ بھی گذر جائیں اور وہ ٹس سے مس نہ ہو تو اس کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ البتہ احساس بیدار ہو وہ ٹھوکروں اور غلطیوں سے بھی بڑا فائدہ اٹھاتا ہے سعید روحیں تو دوسروں کی غلطیوں سے بھی فائدہ اٹھاتی ہیں۔ کسی حکیم کا ذکر ہے کہ لوگوں نے اس سے پوچھا آپ نے دانشمندی کس سے سیکھی ہے۔ اس نے کہا کہ بیوقوفوں سے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ جس شخص میں احساس بیدار ہو وہ دوسروں کی غلطیوں سے بھی فائدہ اٹھا لیتا ہے ورنہ جو شخص اتنا بے حس ہو جائے کہ اپنی سخت ٹھوکر سے بھی استفادہ نہ کر سکے اس کی ترقی ایمان وسعادت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

البتہ جو شخص اپنی بھول سے فائدہ اٹھاتا ہے اور آئندہ کے لئے محتاط ہو جاتا ہے وہ یقیناً ترقی کی راہ پر گامزن ہوتا ہے اور کسی نہ کسی دن اپنی منزل مقصود کو پا لیتا ہے۔ اس صورت میں شرط اولین یہی ہے کہ وہ سچی توبہ کرے۔ بغیر سچی توبہ کے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیعت کے متعلق ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"بیعت میں انسان زبان کے ساتھ گناہ سے توبہ کا اقرار کرتا ہے مگر اس طرح سے اس کا اقرار جائز نہیں ہوتا جب تک دل سے وہ ... اقرار نہ کرے۔ یہ خدا تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ جب سچے دل سے توبہ کی جاتی ہے تو وہ اسے قبول کر لیتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اجیب دعوۃ الداع اذا دعان یعنی میں توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ اس اقرار کو جائز قرار دیتا ہے جو کہ سچے دل سے توبہ کرنے والا کرتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے اس قسم کا اقرار نہ ہوتا تو پھر توبہ کا منظور ہونا ایک مشکل امر تھا۔ سچے دل سے جو اقرار کیا جاتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر خدا تعالیٰ بھی اپنے تمام وعدے پورے کرتا ہے جو اس نے توبہ کرنے والوں کے ساتھ کئے ہیں اور اسی وقت سے ایک نور کی تجلی اس کے دل میں شروع ہو جاتی ہے۔ جب انسان یہ اقرار کرتا ہے کہ میں تمام گناہوں سے بچوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا تو اس کے یہ معنے ہیں کہ اگرچہ مجھے اپنے بھائیوں، قریبی رشتہ داروں اور سب دوستوں سے قطع تعلق ہی کرنا پڑے مگر میں خدا تعالیٰ کو سب سے مقدم رکھوں گا اور اسی کے لئے اپنے تعلقات چھوڑتا ہوں۔ ایسے لوگوں پر خدا تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے کیونکہ انہیں کی توبہ دلی توبہ ہوتی ہے"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۰۰)

ظاہر ہے کہ جن احباب نے دیدہ و دانستہ اور بلا کسی شرعی عذر کے جلسہ میں شمولیت نہیں کی ان کے لئے اب بھی سعادت حاصل کرنے کا ایک موقع موجود ہے یعنی وہ سچے دل سے متاسف ہوں اور آئندہ ایسی کوتاہی سے بچنے کا پکا ارادہ کر لیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا الفاظ ان دوستوں کے لئے بھی فکر و غور کے طالب ہیں جنہوں نے جلسہ میں شمولیت کا اعزاز حاصل کیا ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ امسال جلسہ میں شمولیت کرنے والوں کی تعداد حسب معمول پہلے کی نسبت زیادہ ہے اور جیسا کہ اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے اس سال گذشتہ سال کی نسبت دس ہزار نفوس کا اضافہ ہوا ہے۔ اور بے شک یہ مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک عظیم نشان ہے کیونکہ صرف وہی جماعتیں جو دین کے نام سے کھڑی ہوتی ہیں ترقی پاتی ہیں جو واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑی ہوتی ہوں تاہم اگر شامل ہونے والے احباب کو شمولیت سے ازدیاد ایمان کا فائدہ نہیں پہنچا تو سچی بات یہ ہے کہ ان کی شمولیت کا عمل رائیگاں گیا ہے بلکہ ایک طرح سے باعث نقصان رہا ہے۔

ہمارا جلسہ سالانہ جیسا کہ احباب کو معلوم ہے محض جلسہ نہیں ہوتا بلکہ بحقیقت میں ہمارے ایمان کا امتحان ہے جس طرح طلبہ امتحان میں شامل ہوتے ہیں اور امتحان کے نتیجہ سے پتہ لگتا ہے کہ انہوں نے سال بھر کیا کیا اور کیا نہ کیا اسی طرح ایک احمدی کے لئے سالانہ جلسہ ان کے ایمان کی کسوٹی بھی ہے۔ جو تقریریں انہوں نے سنی ہیں اور جو دینی مناظر انہوں نے مرکز میں دیکھے ہیں وہ اپنا ایمان پرکھنے کا ذریعہ ہیں۔ پھر ایک دوسرے سے موازنہ کر کے یہ نتیجہ نکالنا ہے کہ سال بھر میں ہم نے اپنی اور سلسلہ کی ترقی کے لئے کیا کیا ہے۔ کہاں کہاں کمی رہ گئی ہے اور اس کمی کو آئندہ کس طرح پورا کرنا ہے۔ بیشک ہمارا جلسہ ایک روحانی میلہ ہے۔ اس لئے ہمیں اس بات پر غور کرنا ہے کہ ہم نے اب تک کیا روحانی ترقی کی ہے اور آئندہ کیا ترقی کر سکتے ہیں۔

دوسرے لفظوں میں یہ وہ ایام ہیں جب ہمیں اپنی بیعتوں کو از سر نو تازہ کرنا ہے اپنی روحوں سے وہ تمام زنگار دور کر دینا ہے جو ایک سال میں دوریٔ مرکز کی وجہ سے ان پر لگ چکا ہے۔ یہ ایک روحانی غسل ہے جو ہماری روحوں کو دھوتا ہے۔ جو از سر نو ان کو نکھارتا ہے۔ اسی طرح جس طرح فصل بہار میں درخت اور پودے نکھر جاتے ہیں۔ ان میں پھول لگتے ہیں اور پھر پھولوں سے پھل نمودار ہوتے ہیں۔

بلا تبصرہ

چند روز ہوئے مرکزی وزیر اطلاعات مسٹر مصطفےٰ نے قومی پارلیمنٹ میں اعلان کیا تھا کہ پاکستان کی قومی تاریخ لکھوانے کے لئے جناب ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں وہی بٹالوی صاحب لندن سے رقمطراز ہیں:۔

"جو قوم داؤد غزنوی کو بھی تحریک پاکستان کا مجاہد کہتی ہے اسے تاریخ لکھنے یا لکھوانے کا کوئی حق نہیں ممکن ہے آپ کہیں کہ مرے ہوؤں کا ذکر اچھے انداز میں کرنا چاہئے تو جناب تاریخ تو مرے ہوؤں کے اعمال و کردار ہی کے ذکر سے بھری ہوتی ہے اگر ہم نے ہر مرے ہوئے کے بارے میں اپنی زبان بند کر لی تو تاریخ نویسی کیسے ہوگی؟ کاش آج حمید نظامی ہوتے تو آپ کو بتاتے کہ داؤد غزنوی کا رول کیا تھا۔ ع

کسی بتکدے میں کروں بیاں تو کہے صنم بھی ہری ہری

دیانت و امانت اور کیریکٹر کے اعتبار سے داؤد غزنوی تو خضر حیات ٹوانہ کے بھی جوتے سیدھے کرنے کے اہل نہ تھے"

سچی بات یہ ہے کہ ہم خود ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ کسی کے مرنے سے سیاسی اختلافات ختم ہو جاتے ہیں مولانا آزاد مرحوم کی وفات پر "نوائے وقت" کا اداریہ پڑھ کر ہم نے بھی اسی قسم کا خط سے ہی مدیر نوائے وقت کے نام ارسال کیا تھا وہ سیاسی اختلافات ہی کیا ہوئے جو مرنے سے ختم ہو جائیں۔ مولانا آزاد مرحوم عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم اور مولانا ... ان بزرگوں میں سے ہیں جن کے پاکستان کے بارے میں مخالفانہ نظریات ناقابل فراموش ہیں اور ان کا ذکر کرتے وقت ہم ان کے نظریات کو نہیں بھلا سکتے۔

بہر حال ڈاکٹر صاحب نے ہمیں مولانا داؤد غزنوی کے بارے میں ڈانٹ پلائی ہے خبر نہیں اس کا پس منظر کیا ہے۔ ہم نے وفات پر جو نوٹ لکھا تھا وہ درج ذیل ہے

"جمعیت اہل حدیث مغربی پاکستان کے صدر مولانا سید محمد داؤد غزنوی طویل علالت کے بعد انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (باقی ...)

وفاتِ مسیح میں حیاتِ اسلام ہے

تقریر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء

مورخہ ۲۶ دسمبر کو جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء کے پہلے اجلاس میں محترم جناب مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے مندرجہ بالا موضوع پر جو تقریر فرمائی تھی اس کا مکمل متن درج ذیل کیا جاتا ہے :۔

ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیم قرآں کو بھلایا
رسولِ حق کو مٹی میں سلایا
مسیحا کو فلک پر ہے بٹھایا
یہ توہین کر کے پھل دیسا ہی پایا
اہانت نے انہیں کیا کیا دکھایا
خدا نے پھر تمہیں اب ہے بلایا
کہ سوچو عزتِ خیر البرایا
ہمیں یہ راہ خدا نے خود دکھا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اللہ تعالیٰ کا وعدہ

حضرات! اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ دینِ اسلام کی حفاظت کرے گا۔ اگر کبھی مسلمانوں کی غفلت کے باعث اس چمن روحانیت پر عارضی خزاں آئے گی تو خدائے ذوالجلال فی الفور اس میں بہار لائے گا اور اسے بابرگ و بار بنا دے گا۔ اللہ تعالیٰ اسلام کا خود محافظ ہے فرماتا ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون (الحجر)

ہم نے اس کامل دین کو نازل کیا ہے۔ اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ یہ آیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی میں نازل ہوئی تھی۔ جبکہ بظاہر خود آپ کی زندگی بھی سخت خطرات میں تھی۔ صحابہؓ کے لئے سرزمین مکہ تنگ ہو چکی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ جس شان سے پورا ہوا ہے اور جس طرح قرآن پاک کی حفاظت ہوئی۔ اس کا اعتراف اپنوں اور بیگانوں سب کو ہے۔ سارے اہلِ تاریخ تسلیم کرتے ہیں کہ قرآن پاک ہر قسم کی ملاوٹ اور ہر رنگ کی تحریف و تبدیلی سے محفوظ ہے۔ قرآن مجید اپنے الفاظ اور اپنے معانی ہر لحاظ سے محفوظ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دائمی طور پر اس کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے۔

دورِ انحطاط کی خبر

اس کے ساتھ ساتھ قرآن مجید میں اجمالاً اور احادیث میں تفصیلاً یہ خبر دی گئی ہے کہ خیر القرون یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کی تین صدیوں کے بعد مسلمانوں پر دورِ انحطاط کا آغاز ہو جائے گا۔ اور وہ تدریجاً تنزل کی طرف گرتے جائیں گے۔ جہاں تک کہ ایک ایسا وقت بھی آ جائے گا کہ ان میں اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا۔ وہ حقیقت اسلام سے کوسوں دور ہوں گے۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یوشک ان یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا من القرآن الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ وعلماءھم شر من تحت ادیم السماء ومن عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم)

کہ عنقریب لوگوں پر ایسا وقت آ جائے گا کہ ان میں اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا۔ اور قرآن مجید کے محض الفاظ ہوں گے۔ ان کی مسجدیں ہدایت سے عاری ہوں گی۔ گو ان پر نقش و نگار بہت ہوگا۔ ان کے علماء زیر آسمان بدترین خلائق ہوں گے۔ ان سے فتنے پیدا ہوں گے اور ان میں ہی عود کریں گے۔

یہ حدیث نبوی مسلمانوں کے ایک درمیانی دور کی خبر دیتی ہے اور اس کا ظہور ہو چکا ہے نواب صدیق حسن خان صاحب آف بھوپال لکھتے ہیں:۔

"اب اسلام کا صرف نام، قرآن کا فقط نقش باقی رہ گیا ہے مسجدیں ظاہر میں تو آباد ہیں لیکن ہدایت سے بالکل ویران ہیں۔ علماء اس امت کے بدتر ان کے ہیں جو نیچے آسمان کے ہیں۔ انہیں سے فتنے نکلتے ہیں انہیں کے اندر پھر کر جاتے ہیں۔"

(اقتراب الساعۃ ص ۱۲)

یہ بھی خبر دی گئی تھی کہ اس زمانہ میں کفر اسلام پر یورش کرے گا۔ اور نصرانیت کے علمبردار دنیا پر چھا کر اسلام کو نابود کرنے کا تہیہ کر لیں گے۔ اسلام کے لئے یہ انتہائی غربت اور بے کسی کا دور ہوگا۔

عارضی خزاں کے بعد دائمی بہار کی پیشگوئی

قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں اس درمیانی ابتر حالت کے بعد آنے والے خوشگوار دور، چمن اسلام پر اس عارضی خزاں کے بعد دائمی بہار کے آنے کی پیشگوئی بھی موجود ہے جبکہ قرآنی الفاظ کے مطابق اسلام تمام ادیان پر غالب ہوگا۔ (لیظھرہ علی الدین کلہ) ساری زمین پر آسمانی بادشاہت قائم ہوگی۔ (لیستخلفنھم فی الارض) نیز احادیث کی تصریحات کے موافق اس وقت اسلام کے سوا تمام ادیان مٹ جائیں گے۔ ان کی قدر و قیمت جاتی رہے گی۔ (یھلک اللہ الملل کلھا الا الاسلام) عیسائیت شکست کھا جائے گی اور دجالیت پاش پاش ہو جائے گی۔ کسرِ صلیب کا ظہور تام ہو جائیگا دنیا ایک مرتبہ پھر واشرقت الارض بنور ربھا کا نظارہ دیکھے گی۔

اس نہایت خوشگوار اور سہانے منظر کے لئے جملہ انبیاء خبر دیتے آئے ہیں۔ حق و باطل کے پرانے معرکہ کے اس دلپسند خاتمہ یعنی دجالی طاقتوں کے پاش پاش ہونے کی خوشخبری سب امتوں کا سرمایہ افتخار رہا ہے اس شاندار انجام کا آغاز آخری زمانہ میں کس طرح ہونے والا تھا۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مثل امتی مثل المطر لا یدری اولہ خیر ام آخرہ (مشکوٰۃ)

کہ آخری زمانہ میں میری امت کے لئے ایک نہایت بابرکت روحانی بارش ہوگی۔ اور وہ بالکل اسی طرح کی ہوگی جس طرح میرے وقت میں ہوئی ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے اسلام کے چمن پر نہایت شاندار موسم بہار آ جائے گا۔

فرمایا پہلے تو وہ زمانہ ایسا ہوگا کہ ایمان ثریا پر جا چکا ہوگا اور چاروں طرف صلیبی مذہب کا دور دورہ ہوگا۔ اور ایک فارسی الاصل وجود ظاہر ہوگا تو ایمان کو ثریا سے لا کر زمین پر قائم کر دیا جائے گا۔ (لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من ھؤلاء) وہ مسیحا امت کی روحانی امراض کا معالج ہوگا۔ اس کے ذریعہ سے سچے محمدیوں کے پاؤں بلند ترین مینار پر قائم ہو جائیں گے۔ اور امت پر پھر سنہرے روحانی دور آ جائے گا۔ ادیانِ باطلہ کو شکست دی جائے گی۔ اور صلیبی مذہب کا بطلان کامل طور پر ہو جائے گا۔

حضرات! یہی وہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا دور ہے جس کے لئے سب مسلمان متمنی رہے ہیں اور آج بھی آرزومند ہیں۔ مولوی فرید احمد صاحب نے حال ہی میں کہا ہے کہ

"لوگ ایسے مخلص انسانوں کے لئے چشم براہ ہیں جو خلوصِ نیت کے ساتھ اس ملک میں اسلام میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے کام کرنا چاہتے ہیں۔"

(اردو ڈائجسٹ دسمبر ۱۹۶۳ء ص ۲۶)

تحریک احمدیت آسمانی تحریک ہے۔ یہ روحانی نہج پر محمدیہ سلسلہ میں مسیحیت کا شجرہ طیبہ ہے۔ قرآن مجید میں آیت واخرین منھم لما یلحقوا بھم میں اسی جماعت اور اسی تحریک کی پیشگوئی کی گئی ہے۔

اسلام اور عیسائیت

حضرات! اسلام اور عیسائیت دو عظیم مذاہب ہیں۔ جن کے پیروکروڑوں کی تعداد میں روئے زمین پر موجود ہیں۔ اسلام تو اپنے روزِ اول سے تبلیغی دین ہے۔ حضرت بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شروع سے اعلان فرما دیا تھا

یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً (الاعراف)

اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول ہو کر آیا ہوں۔ اگرچہ حضرت مسیح نے خود ہی فرمایا تھا کہ:۔

"میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔"

(متی $\frac{15}{24}$)

اور کنعانی عورت کی درخواست پر کہہ دیا تھا کہ

"لڑکوں کی روٹی کتوں کو ڈال دینی اچھی نہیں" (متی $\frac{25}{26}$)

عیسائیوں کا دعوےٰ

لیکن عیسائی پادریوں نے دنیا بھر میں عیسائیت کی تبلیغ شروع کر رکھی ہے اور وہ سب قوموں میں منادی کر رہے ہیں اور کم و بیش نصف صدی پیشتر تک پادری صاحبان بہت پختہ عزم کے ساتھ اعلان کر دیتے تھے کہ عیسائیت ہی دنیا کا آئندہ مذہب ہوگا اور عیسائی عقائد تمام مذاہب پر بالخصوص اسلام پر غالب آ جائیں گے۔ اور تمام مسلم ممالک میں مسیحی پرچم لہرائے گا۔ مشہور امریکن پادری مسٹر جان ہنری اوز نے ہندوستان میں ایک تقریر کے دوران

اعلان کر دیا تھا کہ :-

"اب میں اسلامی ممالک میں عیسائیت کی روزافزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں۔ اس ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی چمکار آج ایک طرف لبنان پر ضوفگن ہے تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اس کی چمکار سے جگمگ جگمگ کر رہا ہے۔ یہ صورتحال پیش خیمہ ہے اس آنے والے انقلاب کا کہ جب قاہرہ، دمشق تہران کے شہر خداوند یسوع مسیح کے خدام سے آباد نظر آئیں گے حتیٰ کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی وہاں بھی پہنچے گی۔ اس وقت خداوند یسوع مسیح اپنے شاگردوں کے ذریعہ مکہ کے شہر اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہوگا"

(کتاب بروز لیکچرز صفحہ ۱۴۲)

اسلام کی پختہ دیوار میں عیسائیت کی خفیہ سرنگ

حضرات! یہ امر قابلِ غور ہے کہ بات یہاں تک کس طرح پہنچی اور حقیقی اسلامی دلائل و بینات کے سامنے عیسائیت کے منادشیروں کی طرح کیونکر گرجنے لگے۔ حالانکہ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ اسلام کے اوّلین دور میں عیسائی پادری دلائل کے میدان میں کامل شکست کھا چکے تھے۔ اور انہیں ظاہری طور پر اسلام کے مقابلہ کا خیال بھی پیدا نہ ہوتا تھا۔ آخر یہ انقلاب کیوں ہوگیا اور مسلمان علماء میں تو پادریوں کے سامنے اس طرح عاجز و لاجواب ہونے پر کیوں مجبور ہوگئے؟ دونوں مذہبوں، ان کے عقائد اور ان کے پیرؤوں کے حالات پر گہری نظر ڈالنے سے صاف نظر آتا ہے کہ اوّلین مسلمان عقائدِ صحیحہ کے جس مضبوط قلعہ میں محفوظ تھے اور جس کے برملا طور پر لشکر کرنے کا پادریوں کو وہم بھی پیدا نہ ہوتا تھا۔ اس قلعہ کی ایک پختہ دیوار میں عیسائیوں نے ایک خفیہ سرنگ بنانی شروع کر دی اور بعد کے مسلمانوں کی غفلت یا سادہ لوحی سے وہ اس دیوار میں خطرناک سوراخ کرنے میں کامیاب ہوگئے۔

دیوار کے پہرہ دار نہ صرف غافل رہے بلکہ وہ ان سرنگ لگانے والے باطنی دشمنوں کی گونہ مدد کرتے رہے۔ ان حالات میں جو نتیجہ ہو سکتا تھا وہ ظاہر ہے اور وہی نتیجہ پیدا ہوگیا۔

عیسائیت نے جب دیکھا کہ وہ کھلم کھلا اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور مسلمانوں کے دلائل کے سامنے عیسائیوں کے عقائد ٹھہر نہیں سکتے تو ہوشیار پادریوں نے ظاہری طور پر اسلامی لبادہ اوڑھ کر حصارِ اسلام میں داخل ہو کر حضرت مسیحؑ کے بارے میں عیسائیت کے غالیانہ عقائد کو مسلمانوں میں رواج دینا شروع کر دیا۔ حضرت مسیحؑ کی نبوت و رسالتِ حقہ کے اسلامی عقیدہ کی وجہ سے پہلے سے ہی مسلمانوں کے دلوں میں ان کے لئے قدر و منزلت موجود تھی اس سے ناجائز فائدہ اٹھا کر تلبیسی طریقوں سے پادریوں نے حضرت مسیحؑ کی وہی عظمت مسلمانوں کے دلوں میں بٹھانے کے لئے روایات گھڑ لیں جو عیسائیت میں مسیح کو حاصل تھی اور پھر اپنے خاص طریق پر ان روایات کو پھیلانا شروع کیا۔ انہی روایات میں ایک خطرناک روائت یہ تھی کہ صرف حضرت عیسےٰ علیہ السلام ابھی تک آسمانوں پر جسم سمیت زندہ ہیں باقی سب نبی وفات پا گئے ہیں کسی اور نبی کو یہ امتیاز حاصل نہیں ہوا کہ وہ دشمنوں کے نرغہ سے نکل کر آسمان پر صدیوں تک بیٹھا رہا ہو اور پھر آخری زمانہ میں نازل ہو کر ساری دنیا میں امن و ایمان پیدا کرنے کا موجب بننے والا ہو۔ عیسائیت کے نزدیک یہ فخر صرف حضرت مسیحؑ کو حاصل تھا۔ اور یہی نظریہ عیسائیت کا طرۂ امتیاز تھا۔ پادریوں نے منافقانہ چالوں سے مسلمانوں میں یہ غلط اور اسلام کے لئے نہایت خطرناک عقیدہ رائج کر دیا اور قرونِ وسطیٰ کے مسلمان عیسائیوں کی طرح اپنی مستقبل کی ساری امیدیں نزول مسیح ناصری کے ساتھ وابستہ کرنے لگ پڑے۔ انہوں نے تسلیم کر لیا کہ سرورِ کونین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم تو فوت ہو کر مدینہ منورہ میں مدفون ہیں مگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام اسی خاکی جسم کے ساتھ آسمانوں پر زندہ بیٹھے ہیں وہ تینتیس برس کے جوان کے جوان ہیں۔

حضرت امام ابن القیم کا بیان

اس جگہ حضرت امام ابن القیم امام الشامی کی فراست کی داد دینی پڑتی ہے کہ انہوں نے اس امر کو خوب بھانپ لیا کہ یہ عقیدہ تو بنیادی طور پر نصاریٰ کی طرف سے مسلمانوں میں داخل کیا جا رہا ہے صاحب فتح البیان لکھتے ہیں :-

"فی زاد المعاد للحافظ
ابن القیم رحمہ اللہ تعالیٰ
ما یذکران عیسی رفع و
ھو ابن ثلاث وثلاثین
سنہ لا یعرف بہ اثر
متصل یجب المصیر الیہ
قال الشامی وھو کما قال
فان ذلک انما یروی
عن النصاریٰ"

(تفسیر فتح البیان جلد ۲ صفحہ ۴۹)

کہ کتاب زاد المعاد مصنفہ امام القیم میں مذکور ہے کہ یہ روایت کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام تینتیس برس کی عمر میں اٹھائے گئے تھے کسی طرح صحیح اور متصل طور پر ثابت نہیں جسے اختیار کرنا لازمی ہو۔

امام شامی کہتے ہیں کہ بات اسی طرح ہے یہ تو صرف عیسائیوں کی روایات ہیں"

ان روایات کے زہریلے اثرات سے اب حالات اتنے بدل گئے کہ پہلے عشقِ نبوی اور دینی غیرت میں حضرت فاروق اعظمؓ کی تلوار اس لئے میان سے نکلی تھی کہ کوئی شخص حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کا اعلان نہ کرے مگر اب علماء کی تلواریں صرف ان لوگوں کے خلاف اٹھتی ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ کہتے ہیں۔ ؎

ہمہ عیسائیاں را از مقالِ خود مدد دادند
دلیری ہا پدید آمد پرستاران میت را

اللہ تعالےٰ نے آسمانوں سے دیکھا کہ مسلمان کہلانے والے سید الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے پادریوں کے ہمنوا بن گئے ہیں انہوں نے مسیح ناصری کو وہ عزت دیدی ہے جو سرورِ کونین کو نہیں دی تب پانسہ پلٹ گیا اور مسلمان عیسائیوں کے سامنے سرنگوں ہو گئے دنیوی طور پر بھی ان کے دستِ نگر بن گئے اور دینی طور پر ان کے مقابلہ سے عاجز آ گئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس طرح درد بھرے الفاظ میں اس حقیقت کو بیان فرمایا ہے ؎

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیمِ فرقاں کو بھلایا
رسولِ حق کو مٹی میں سلایا
مسیحا کو فلک پر ہے بٹھایا
یہ توہین کر کے پھل ویسا ہی پایا
اہانت نے انہیں کیا کیا دکھایا

(آئینہ مطبوعہ ۱۹۵۱ء)

مسلمانوں کی زبوں حالی پر مرثیہ لکھنے میں حالیؔ نے کچھ کمی نہیں کی۔ اقبالؔ نے بھی عظمت رفتہ پر کافی آنسو بہائے ہیں مگر حضرت احمد قادیانی علیہ السلام کا انداز بالکل نرالا اور نصرت آسمانی کا خاص جاذب تھا۔ لکھتے ہیں ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دینِ حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین
این دوشکر دینِ احمد مغزِ جان ما گداخت
کثرتِ اعدائِ ملت قلتِ انصارِ دین

(فتح اسلام مطبوعہ ۱۸۹۰ء)

یا رب احمد یا الٰہ محمد
اعصم عبادک من سموم دخانہم
سبوا نبیک بالعناد وکذبوا
خیر الوری فانظر الی عدوانہم
یا رب ارنی یوم کسر صلیبہم
یا رب سلطنی علی جدرانہم

(نور الحق ۱۸۹۳ء)

(باقی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

اعلان نکاح

مورخہ ۲۷/۱۲/۶۳ کو بروز جمعہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت منٹگمری (ابن حضرت نواب چوہدری محمد الدین صاحب رضی اللہ عنہ) کی صاحبزادی خالدہ بشریٰ بیگم صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ ڈاکٹر چوہدری آفتاب احمد صاحب ولد چوہدری نذیر محمد صاحب ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کے ساتھ بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر مولوی قمر الدین صاحب نے فرمایا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرما کر اپنے فضلوں سے معمور فرما دے۔ (خاکسار ڈاکٹر غلام مصطفےٰ ربوہ)

اعلان ولادت

۱۔ خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے ۴ر نومبر ۱۹۶۳ء بروز سوموار کو پوتی ریحانہ پروین اور ۲۲ر دسمبر ۱۹۶۳ء بروز اتوار کو پوتا عبدالستار عطا کئے۔ درویشان قادیان اور بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو خادمِ دین بنائے اور میرے خاندان پر اپنی رحمت کا سایہ رکھے۔

(خاکسار عبدالرزاق منڈی بھلوال ضلع سرگودہا)

۲۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے بیٹے فضل الرحمٰن انجنیئر ڈیل پارک حیدرآباد کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی والمصلح الموعود نے حبیب الرحمٰن تجویز فرمایا ہے مخلصین جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس بچہ کی صحت۔ درازیٔ عمر۔ اسلام و احمدیت کا خادم ہونے کے لئے دعا فرماویں۔ (عبدالغفور سپرنٹنڈنٹ ج۔ ای۔ آئی۔ مردان (زعیم انصار اللہ جماعت مردان)

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

مولانا غزنوی تحریک آزادی کے ایک ممتاز کارکن تھے اور انگریز کی مخالفت میں کئی بار قید و بند سے دوچار ہوئے ۱۹۴۶ء تک وہ آزادی پسند مسلمانوں کے اس طبقہ سے متاثر اور وابستہ رہے جو برصغیر کی سیاسی جد و جہد میں ہندو کانگرس کی ہمنوائی کی وجہ سے "قوم پرست" قرار پایا۔ ۱۹۴۶ء میں آپ تحریک پاکستان سے وابستہ ہوئے۔ قیامِ پاکستان کے بعد مولانا غزنوی نے اپنی تمام تر توجہ جمعیت اہل حدیث کی تنظیم اور دینی تعلیم و تدریس کے لئے مخصوص کر دی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائیں"

(نوائے وقت ۳۰/۱۲/۶۳)

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۶۳ء کی مختصر روئداد

اہم دینی موضوعات پر بزرگان جماعت اور علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

افتتاحی اجلاس

مورخہ ۲۶ دسمبر کو ربوہ کی مقدس سرزمین میں جماعت احمدیہ کا بہتر واں جلسہ سالانہ اپنی تمام مخصوص برکات و روایات کے ساتھ شروع ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا افتتاحی پیغام!

جلسہ کا پہلا اجلاس مورخہ ۲۶ دسمبر کو ساڑھے نو بجے صبح زیر صدارت محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا جو سرگودھا کے مکرم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب نے کی جس کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ افتتاحی پیغام پڑھکر سنایا گیا جو حضور نے خاص طور پر اس مبارک تقریب کے لئے لکھوا کر ارسال فرمایا تھا۔ یہ بصیرت افروز پیغام (جو الفضل کی گزشتہ اشاعت میں شائع ہو چکا ہے) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھکر سنایا۔

اجتماعی دعا: پیغام پڑھنے کے بعد محترم شمس صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر فرمودہ وہ دعا پڑھکر سنائی جو حضور اقدس نے جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والے احباب کے لئے فرمائی تھی اور پھر حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے ماتحت آپ نے اجتماعی دعا کروائی اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ ہمارے جلسہ سالانہ کا افتتاح عمل میں آیا۔

اجتماعی دعا کے بعد محترم مولانا شمس صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ پیغام بھی پڑھکر سنایا جو حضور نے وقف جدید کے ساتویں سال کے آغاز پر احباب جماعت کے نام دیا ہے۔ یہ پیغام اسی پرچہ کے صفحہ اول پر شائع کیا جا رہا ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی تقریر!

اجتماعی دعا اور حضور کے پیغامات پڑھے جانے کے بعد پروگرام کے مطابق کارروائی کا آغاز ہوا۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھا جس کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تقریر

"ختم نبوت کا صحیح تصور"

کے نہایت اہم موضوع پر شروع فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر کے آغاز میں بتایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ختم نبوت کو ایک حد تک یا کسی حد تک وہی سمجھ سکتا ہے جسے فنا فی الرسول کا درجہ حاصل ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیائے امت نے چونکہ اپنے اپنے مقام کے مطابق اس درجہ کو حاصل کر لیا تھا اس لئے وہ مقام محمدی کی شان کو سمجھتے تھے اور دنیا کو بھی ایک حد تک اس مقام کی بلند و برتر شان سے روشناس کراتے رہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چونکہ فنا فی الرسول کا بلند ترین مقام حاصل کیا اور اپنے وجود کو کلی طور پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں گم اور فنا کر دیا اسلئے مقام ختم نبوت کی ارفع و اکمل و اتم شان کا جو ذکر اور بیان آپ نے فرمایا وہ کہیں اور نہیں مل سکتا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے نہایت عمدگی کے ساتھ اس امر کو واضح فرمایا کہ اس زمانہ میں مقام ختم نبوت کے متعلق تین غلط نظریات مسلمانوں میں پائے جاتے ہیں۔ (۱) سید سلیمان ندوی صاحب کا نظریہ کہ وحی، اخبار الٰہی اور نزول جبرائیل کا دروازہ اب ہمیشہ کے لئے بند ہو چکا ہے۔ (۲) ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کا نظریہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے انسان اس راز کو پا گیا کہ اس کی عقل اب اس حد تک ترقی کر چکی ہے کہ اسے اب اپنے رب کے قرب کی اور اس کی وحی کی ضرورت نہیں رہی۔ (۳) مودودی صاحب کا نظریہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو محض اس لئے خاتم النبیین قرار دیا گیا تا دنیا کو یہ بتایا جائے کہ چونکہ آنحضرت آخری نبی ہیں اسلئے بامر مجبوری آپ کو چھوٹی چھوٹی بد رسموں کو مٹانے کے لئے توجہ دینی پڑی ورنہ اگر آپ آخری نبی نہ ہوتے تو نعوذ باللہ آپ چھوٹی چھوٹی تمدنی برائیوں کو بخوشی برداشت کر لیتے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے ان تینوں نظریات کو مذکورہ بالا تینوں اصحاب کی تحریروں سے پیش کرنے کے بعد باری باری نہایت عمدگی سے ان کا غلط ہونا ثابت کیا اور پھر بتایا کہ ہمارے نزدیک مقام ختم نبوت کے یہ معنے ہیں کہ نبوت کے ہر قسم کے تمام کمالات ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئے۔ آئندہ نبوت کا کوئی کمال بجز آپ کی پیروی کی مہر کے کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا گویا اپنے افاضہ کی رو سے بھی آپ تمام انبیاء سے سبقت لے گئے اور آپ کا روحانی فیضان قیامت تک جاری رہے گا۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے اس امر پر روشنی ڈالی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کن کن امور میں اور کن کن معنوں میں دیگر انبیائے کرام سے افضل ٹھہرتے ہیں اس ضمن میں آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دیگر انبیائے کرام پر سات فضیلتوں کو نہایت وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا۔ آپ کے بیان کی یہ خصوصیت تھی کہ وہ اکثر و بیشتر خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کے روح پرور کلمات طیبات پر مشتمل تھا جس کی وجہ سے وہ حد درجہ ازدیاد ایمان کا موجب بنا۔

اپنی تقریر کے آخر میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے ان فضیلتوں کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ

"ہمارے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اس معنی میں کہ معرفت صفات الٰہی کے حصول میں آپ سب سے بڑھ کر ہیں اس لئے آپ کا اسلام بھی دوسرے سب انبیاء کے اسلام سے اعلیٰ ہے اور آپ اول المسلمین ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی معرفت کے عطر کے ساتھ سب دیگر انبیاء سے زیادہ معطر کیا ہمارے نزدیک آپ خاتم الانبیاء ہیں اس معنے میں کہ آپ ہی کا وہ دل صافی تھا جو محبت الٰہی کا ایک شعلہ جوالہ اور نور مجسم اور مجمع الانوار بن گیا جس سے دنیا نے ہر تاریکی سے امن پایا۔ آپ خاتم النبیین ہیں اس معنے میں کہ الوہیت کے مظہر اتم ہونے کی حیثیت سے آپ دنیا میں ظاہر ہوئے اور خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات کا ایک نمونہ بنے اور تمثیلی زبان میں اور ظلی طور پر اور استعارہ کے رنگ میں آسمانی صحیفوں میں آپ کو خدائے قادر ذوالجلال سے تشبیہہ دی گئی۔ آپ خاتم النبیین ہیں اس معنے میں کہ آپ نے خلق عظیم کا دنیا کو ایک نظارہ دکھایا۔ اور آپ کے اخلاق فاضلہ آفتاب کی طرح دنیا پر چمکے اور اس خلق عظیم میں کوئی دوسرا نبی آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتا آپ خاتم النبیین خاتم الاولین والآخرین ہیں اس معنی میں کہ صرف آپ ہی کو خدائے رحمان کے فیض خاص سے ایک ابدی زندگی نصیب ہوئی آپ ہمیشہ کے لئے زندہ ہیں۔ آپ کی برکت اور آپ کی قوت قدسیہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہے آپ کے روحانی فیوض قیامت تک کے لئے جاری ہیں اور کوئی دوسرا نبی ہمیشہ کے لئے زندگی پانے والا نہیں آپ خاتم النبیین ہیں اس معنے میں کہ آپ کی توجہ کامل۔ آپ کی ہمت کامل۔ آپ کی ہمدردی ہمہ گیر اور آپ کی غمخواری عالمگیر ہے اور جو شریعت آپ لے کر آئے وہ اس قدر ارفع اور اعلیٰ کمالات اپنے اندر رکھتی ہے اور اس قسم کا نور اس میں پایا جاتا ہے کہ اس کی حسین اور شوخ کرنوں کے آگے تمام صحف سابقہ کی چمک کالعدم ہو رہی ہے اور آپ خاتم النبیین ہیں اس معنے میں کہ اپنی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں بنی نوع انسان کی ہمہ گیر اصلاح اور تزکیہ نفوس کا جو سلسلہ جاری ہوا اس کی وسعت اور ہمہ گیری میں دنیا کا کوئی اور نبی آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور روحانی مُردوں کے زندہ کرنے میں قیامت اولیٰ کا جو نمونہ آپ نے دکھایا سب دیگر انبیاء اس سے عاجز رہے پس ہمارے نزدیک یہ معنے ہیں آپ کے خاتم النبیین اور افضل الرسل ہونے کے"

حضرت صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی یہ نہایت اچھوتی تقریر جو شروع سے آخر تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ قرآنی حقائق و معارف سے لبریز تھی سامعین کے لئے حد درجہ ازدیاد ایمان کا موجب بنی اور انہوں نے کامل توجہ اور دلچسپی اور گہرے انہماک سے جذب و اثر کی ایک خاص کیفیت کے ماتحت اس تقریر کو سنا

محترم مولانا ابو العطاء صاحب کی تقریر

محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد جو کم و بیش ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل تقریر کے لئے تشریف لائے آپ کی تقریر کا موضوع تھا کہ

وفات مسیح میں ہی حیات اسلام ہے

آپ کی فاضلانہ تقریر بھی گہرے انہماک اور پوری توجہ کے ساتھ سامعین نے سنی یہ تقریر چونکہ ان دنوں الفضل میں شائع ہو رہی ہے اس لئے اس کا خلاصہ یہاں بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

سوا بارہ بجے کے قریب آپ کی تقریر ختم ہوئی جس کے بعد اجلاس نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے برخاست کر دیا گیا۔

سیکرٹریان تحریک جدید ماہانہ رپورٹیں ارسال فرمائیں

محلہ دار النصر غربی ربوہ کے سیکرٹری تحریک جدید ملک احمد خاں صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ ان کے محلہ کا چندہ تحریک جدید بابت سال ۲۹/۱۹ سو فیصدی داخل خزانہ کیا جا چکا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور جملہ سیکرٹریان تحریک جدید کو ان کی نیک مثال سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

کچھ عرصہ سے اکثر سیکرٹریان تحریک جدید نے ماہانہ رپورٹیں دفتر ہذا کو بھجوانا ترک کر دیا ہے، حالانکہ ہم جس دور میں سے گزر رہے ہیں وہ ہمیں پہلے سے بھی زیادہ بیدار اور چوکس رہنے کا تقاضا کرتا ہے پس اس مختصر سی یاد دہانی کو ہی میں اپنے مخلص بھائیوں کے لئے کافی سمجھتا ہوں۔ امید ہے آئندہ اس کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

۳ $\frac{11}{63}$ تا ۷ $\frac{11}{63}$

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے دس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے ان کے اسماء گرامی معہ ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۶۰۱۔ مکرم غلام یٰسین صاحب رسالپور (سرحد) ۱۰ــــ۰۰
۶۰۲۔ احباب جماعت احمدیہ آنبہ کرم پورہ بذریعہ مکرم سید لال شاہ صاحب ۲۵ــــ۷۵
۶۰۳۔ محترمہ گلنار بیگم صاحبہ بیوہ چوہدری شریف احمد صاحب سنت نگر لاہور ۱۵۰ــــ۰۰
۶۰۴۔ احباب جماعت احمدیہ جھنگ بذریعہ مکرم میاں محمد بشیر احمد صاحب ۷۵ــــ۰۰
۶۰۵۔ محترمہ امۃ المجیب بیگم صاحبہ گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ شہر ۱۰ــــ۰۰
۶۰۶۔ دکانداران گول بازار ربوہ بذریعہ سردار عبد الحق صاحب شاکر واقف زندگی ۵۱ــــ۲۲
۶۰۷۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ حکیم حفیظ الرحمن صاحب حنیف سنتوری لاہور ۱۰۰ــــ۰۰
۶۰۸۔ مکرم شمیم احمد صاحب چک ۶۱ ج۔ب ضلع لائل پور ۱۰ــــ۰۰
۶۰۹۔ احباب جماعت احمدیہ مسلیشی بذریعہ مکرم پیر ہارون الرشید صاحب ۱۸ــــ۲۲
۶۱۰۔ مکرم ماسٹر حمید احمد صاحب تولیکی ضلع گوجرانوالہ ۱۰ــــ۰۰
۶۱۱۔ لجنہ اماء اللہ حیدرآباد سندھ بذریعہ محترمہ سیدہ حفیظۃ الرحمن صاحبہ ۵۱ــــ۰۰
۶۱۲۔ مکرم میجر غلام محمد صاحب خیر البشر کراچی ۵۲ــــ۰۰
۶۱۳۔ مکرم چوہدری علی محمد صاحب کینال پارک لاہور ۱۰ــــ۰۰
۶۱۴۔ احباب جماعت احمدیہ ڈھاکہ مشرقی پاکستان ۱۸۸ــــ۰۰
۶۱۵۔ مکرم مبارک احمد صاحب مجوکہ ملتان شہر ۱۰ــــ۰۰
۶۱۶۔ احباب جماعت احمدیہ سیالکوٹ بذریعہ مکرم میاں محمد احمد صاحب قمر سنوری ۴۲ــــ۱۲
۶۱۷۔ محترمہ امیر بیگم صاحبہ اہلیہ صوبیدار محمد شفیع صاحب اسلامیہ پارک لاہور ۱۵ــــ۰۰
۶۱۸۔ مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب رام نگر راجگڑھ لاہور ۱۰ــــ۰۰
۶۱۹۔ محترمہ ہاجرہ بی بی صاحبہ ۱۰ــــ۰۰
۶۲۰۔ محترمہ بیگم شفیع صاحبہ پرانی انارکلی لاہور ۱۰ــــ۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید)

انعام حسن کارکردگی پر خدا تعالیٰ کا حصہ

محترمہ بیگم صاحبہ مولانا عبد المالک خان صاحب صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ سعید منزل کراچی سے منی آرڈر ۲۲/- روپیہ برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون ارسال کرتے ہوئے تحریر فرماتی ہیں:۔

"یہ رقم مساجد بیرون کے لئے بطور شکرانہ جھنڈے کے ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارا حلقہ سعید منزل کراچی کے ۲۰ حلقہ جات میں کارکردگی کے اعتبار سے اوّل قرار دیا گیا۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق یہ قلیل سی رقم بطور عطیہ مساجد بیرون حلقہ ہذا کی طرف سے پیش ہے۔"

قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ حلقہ سعید منزل کی تمام ممبرات کو پہلے سے زیادہ بڑھ چڑھ کر کامیابیاں عطا فرما کر ہمیشہ انہیں اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

دیگر لجنات اور مجالس بھی اس نیک نمونہ سے فائدہ اٹھائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

برائے ناصرات الاحمدیہ

ناصرات الاحمدیہ کی گزشتہ سالوں کی رپورٹوں اور اس سال کی کارگزاری سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس کام پر مزید توجہ بہترین نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ چنانچہ حتی المقدور اس سال زیادہ سے زیادہ دورے کرنے۔ ناصرات قائم کرنے اور چندہ کی باقاعدگی کے لئے کام کیا جائے گا۔

زیادہ دورے کام کو بیدار رکھتے ہیں۔ اس لئے اس سال انشاء اللہ دوروں کے ساتھ تنظیم کو مضبوط کیا جائے گا۔ گزشتہ سالوں کی طرح دو امتحان لئے جائیں گے۔ ان میں ایک امتحان انعامی ہوگا۔ جس کے نتیجہ میں بہترین نمبر لینے والی پانچ لڑکیوں کو وظائف دیئے جائیں گے۔

تشحیذ الاذہان احمدی بچے اور بچیوں کا اپنا رسالہ ہے۔ بچیوں کو نصیحت کی جائے گی کہ وہ اس کے مطالعہ کی عادت ڈالیں۔ خریداری بڑھائیں اور اس کے لئے مضامین لکھا کریں۔ تاکہ ابتدائی دینی معلومات سے بہرہ ور ہو سکیں۔

اس سال امتحانات کے لئے نصاب کم و بیش مندرجہ ذیل ہوگا۔ امتحان سے تقریباً ایک ماہ قبل تاریخ اور مکمل نصاب کا اعلان کر دیا جائے گا۔ تمام ناصرات مندرجہ ذیل نصاب کی تیاری شروع کر دیں۔ نماز باترجمہ مکمل، رکعات و اوقات نماز، چہل حدیث مکمل باترجمہ۔ قرآن پاک کا پہلے پارے کا نصف اول باترجمہ۔ قرآن پاک کا ربع آخر زبانی۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ اسلام کے بنیادی پانچ ارکان۔ کتاب ہمارا آقا مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی۔ اور سال بھر کے تشحیذ الاذہان میں شائع ہونے والے مضامین و دینی معلومات وغیرہ۔ اس کے علاوہ اجتماع کے موقعہ پر بہترین نمبر لینے والی لڑکیوں کا وظیفہ کے لئے زبانی امتحان بھی ہوگا۔ جس میں ان کے چندہ کی باقاعدگی دیکھنے کے علاوہ تشحیذ الاذہان کی قلمی معاونت خدمت خلق کے چار کام۔ دو سالن چائے اور روٹی پکانے کی تراکیب پوچھی جائیں گی۔ کسی بھی امر کی تصدیق کے لئے صدر و سیکرٹری سے دریافت کر لیا جائے گا۔

جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

پہلی سالانہ ترقی خانۂ خدا تعالیٰ کے لئے

جن مخلصین (بھائیوں اور بہنوں) نے پہلی تنخواہ یا سالانہ ترقی ملنے پر تعمیر مساجد ممالک بیرون کے صدقہ جاریہ میں حصہ لیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی معہ ان کی مالی قربانیوں کے حسب ذیل ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ دیگر ملازمین بھی اپنے آقا حضرت فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے ارشاد مبارک پر سالانہ ترقی خانۂ خدا تعالیٰ کی تعمیر کے لئے تحریک جدید کو ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

۱۔ محترمہ مس ادیبہ خانم صاحبہ جامعہ نصرت ربوہ ۱۵ــــ۰۰
۲۔ محترمہ مسز بشیر صاحبہ ۱۵ــــ۰۰
۳۔ مکرم جناب علی انور صاحب اسسٹنٹ انجینئر جیکب آباد سندھ ۲۰ــــ۰۰
۴۔ مکرم محمد الطاف خان صاحب احمد نگر ضلع جھنگ ۵ــــ۰۰
۵۔ محترمہ افتخار النساء صاحبہ ربوہ ۵ــــ۰۰
۶۔ محترمہ استانی آمنہ بیگم صاحبہ شیخ پور ضلع گجرات ۵ــــ۰۰
۷۔ محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ ہیڈ مسٹریس گورنمنٹ سکول تھارگ کوئٹہ ڈویژن ۱۸ــــ۰۰
۸۔ مکرم چوہدری عبد المجید صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں ضلع گجرات ۵ــــ۰۰
۹۔ محترمہ امۃ الحفیظ شاکر صاحبہ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ ۱۰ــــ۰۰
۱۰۔ محترمہ مسز سعیدہ سعید صاحبہ لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ ۱۲ــــ۴۸
۱۱۔ محترمہ مس رشیدہ شریف صاحبہ جامعہ نصرت ربوہ ۲۰ــــ۰۰
۱۲۔ محترمہ مس امۃ المجید جلیل صاحبہ ۱۵ــــ۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

میرے بچے کے پاؤں پیدائشی طور پر ٹیڑھے ہیں۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے ان کے لئے درخواست دعا ہے۔

(مستری محمد اسحاق اوچھے مانگٹ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پشاور:- ۳۱ر دسمبر وزیر داخلہ امور کشمیر خان حبیب اللہ خان نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں موجودہ گڑبڑ اس گہری سازش کا ایک حصہ ہے جو ریاست کو بھارتی یونین میں مدغم کرنے کے لئے کی گئی ہے آپ نے راولپنڈی سے یہاں پہنچنے پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ سری نگر سے ۱۳۸ میل دور کشتوار کی درگاہ کو عین اس وقت نذر آتش کر نا جب حضرت بل سے موئے مقدس سرقہ کیا گیا واضح طور پر سازش کی نشاندہی کرتا ہے آپ نے کہا دونوں وارداتیں ایک دوسرے سے اتنی متعلق ہیں کہ گہری سازش کے سوا ان کا اس طرح ایک ہی وقت وقوع پذیر ہونا ناممکن تھا۔

سری نگر:- ۳۱ر دسمبر حضرت بل سے موئے مبارک کی گمشدگی اور حکومت کے خلاف وسیع پیمانہ پر مظاہروں کے نتیجہ میں جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے اس پر بھارتی لیڈروں سے صلاح و مشورہ کرنے کے لئے مقبوضہ کشمیر کے صدر ریاست مسٹر کرن سنگھ نئی دہلی پہنچ گئے انہوں نے سری نگر کی صورت حال پر وزیر اعظم مسٹر نہرو اور وزیر داخلہ مسٹر گلزاری لعل نندا کے ساتھ بات چیت کی۔ وزیر اعظم مسٹر نہرو نے بخشی غلام محمد اور مقبوضہ کشمیر کے "وزیر اعظم" خواجہ شمس الدین کے نام پیغام بھیجا ہے جس میں گہرے افسوس کا اظہار کیا گیا ہے مسٹر نہرو نے پولیس کے مظاہروں اور سرکاری عمارتوں کی آتشزدگی پر بھی افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ جب حالات پرسکون ہو جائیں گے تو اس واقعہ کی مکمل تحقیقات کی جائے گی

مقبوضہ کشمیر کی حکومت نے مظاہروں کے متعلق جو وضاحتی اعلان جاری کیا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ پولیس مظاہرین پر گولی چلانے میں حق بجانب تھی بی بی سی نے آج اپنے نشریہ میں کہا کہ سری نگر میں جو زبردست مظاہرے ہوئے تھے وہ ان سیاسی لیڈروں کے خلاف ہیں جو بھارت سے ریاست کے قریبی تعلقات قائم کرنے کے حق میں ہیں آل انڈیا ریڈیو نے بتایا کہ صورتحال پرسکون ہے سری نگر ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ سری نگر کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کرفیو کی مدت میں مزید توسیع کر دی ہے اب کرفیو رات کے دس بجے سے کر صبح چھ بجے تک نافذ رہے گا۔

مظفر آباد:- ۳۱ر دسمبر حکومت آزاد کشمیر کے ایک ترجمان نے انکشاف کیا ہے کہ بھارتی فوجی کشمیر میں خط متارکہ جنگ کے ساتھ اپنی طاقت میں اضافہ کر رہے ہیں اور اپنی فوجی پوزیشنیں مستحکم بنا رہے ہیں بھارتی فوجی جنگی اہمیت کے ٹھکانوں پر وہاں کے گردونواح کی مسلم آبادی سے جبری محنت لے کر ہوائی جہازوں کے اترنے کے لئے میدان تعمیر کر رہے ہیں ترجمان نے مزید بتایا کہ بگیال درہ۔ کھوری۔ باندی۔ چھپیاں قصبہ اور کرنائی کے باشندوں سے بھارتی فوج پونچھ کے علاقہ میں دنا کے قریب ہیلی کاپٹروں کے اترنے کیلئے ایک اڈہ تعمیر کرنے کے لئے جبراً کام لے رہی ہے۔

مظفر آباد:- ۳۱ر دسمبر۔ حکومت آزاد کشمیر کے ایک ترجمان نے انکشاف کیا ہے کہ خط متارکہ کے اس پار چھ کی کشمیر سے بھارتی فوج کے ایک گشتی دستے نے حال ہی میں ضلع میرپور کے ایک گاؤں لانجوٹ پر حملہ کر دیا تھا۔ لانجوٹ کے رضاکاروں نے اس حملہ کی مدافعت کی بہت دیر تک طرفین کے درمیان فائرنگ ہوتی رہی اور بالآخر بھارتی فوجی پسپا ہو گئے

راولپنڈی:- ۳۱ر دسمبر مرکزی وزیر قانون شیخ خورشید احمد نے کہا ہے کہ قومی رائے عامہ اور لوگوں کا یہ فرض ہے کہ وہ ان اشخاص کے بارے میں کچھ کہیں جنہوں نے قومی اسمبلی کے حالیہ اجلاس میں اپوزیشن کی طرف سے اونچے سٹیجوں کا کردار ادا کیا انہوں نے خاصا سکور کیا لیکن جب ہماری بیٹنگ کرنے کی باری آئی تو وہ فیلڈ سے غائب ہو گئے یہ اچھی کرکٹ نہیں وزیر قانون لاہور سے یہاں پہنچنے پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے آپ نے کہا کہ کئی ایک سرکردہ سیاستدانوں نے بنیادی حقوق کے بل پر رائے شماری کے وقت ایوان سے غیر حاضر رہنا پسند کیا آپ نے مزید کہا کہ ایسے افراد جو ایک اہم مسئلہ پر ووٹ دینے کی جرأت نہیں رکھتے کسی بحران میں قوم کی قیادت کرنے کے قطعاً اہل نہیں ہیں

راولپنڈی:- ۳۱ر دسمبر۔ مقبوضہ کشمیر کی سنگین صورتحال پر غور کرنے کے لئے کشمیر لبریشن بورڈ کا ایک ہنگامی اجلاس جنوری کے پہلے ہفتہ میں طلب کیا گیا ہے اس امر کا اعلان بورڈ کے سیکرٹری جنرل امین مختار نے کیا۔

لاہور:- لاہور ۳۱ر دسمبر۔ قومی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر اور پاکستان کونسل مسلم لیگ کے جوائنٹ سیکرٹری مسٹر ابوالقاسم نے لاہور کے ہوائی اڈہ پر کہا ہے کہ بنیادی حقوق کے بل کی منظوری کے بعد جابرانہ قوانین نافذ نہیں کئے جا سکیں گے کونسل مسلم لیگ نے بحالی جمہوریت کے لئے جدوجہد کی تھی یہ بل اسی کا ثمر ہے اس طرح حکمران پارٹی سے ہم نے اپنے حقوق کا تھوڑا سا حصہ حاصل کیا ہے بالغ رائے دہی کے لئے ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔

نکوسیا:- ۳۱ر دسمبر یہاں قبرص کے یونانی اور ترک باشندوں میں ایک غیر جانبدار علاقہ قائم کرنے کے بارے میں ایک سمجھوتہ پر دستخط ہو گئے اس کا اعلان برطانیہ کے وزیر امور دولت مشترکہ مسٹر ڈنکن سینڈز نے ایک پریس کانفرنس میں کیا مسٹر سینڈز نے بتایا کہ یونانی اور ترک اس بات پر بھی رضامند ہو گئے کہ وہ اپنی فوجیں ہٹا لیں اور ان کی جگہ برطانوی فوج لے

ادھر قبرص کے نائب صدر ڈاکٹر کوچک نے ایک علیحدہ پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ اگر ترک اور یونانی باشندے اس طرح لڑتے رہے تو جزیرے کو تقسیم کرنا پڑے گا۔ مسٹر سینڈز نے اپنی پریس کانفرنس میں یہ بھی بتایا کہ جزیرے میں امن و امان برقرار رکھنے کے لئے طرفین میں اس بات پر اتفاق رائے ہو گیا ہے۔ کہ سیاسی رابطہ کمیٹی کے روزانہ اجلاس ہوا کریں گے جس کی صدارت برطانوی نمائندہ کرے گا۔

لاہور:- ۳۱ر دسمبر ایک سرکاری اطلاع کے مطابق لاہور ڈویژن کے عازمین حج کی درخواستوں (ہوائی جہاز۔ بحری جہاز۔ بحری جہاز درجہ اول۔ درجہ دوم اور حج بدل کے تمام درجوں) کی قرعہ اندازی کمشنر لاہور ڈویژن کے دفتر میں ۴ر جنوری کو صبح ۹ بجے اور ضرورت پڑنے پر دوسرے روز بھی قرعہ اندازی ہو گی درخواست دہندگان اور ان کے نمائندے قرعہ اندازی دیکھ سکتے ہیں۔

قاہرہ:- ۳۱ر دسمبر شمالی عراق میں کرد قبائل کے مسئلہ کے تصفیہ کے لئے صدر ناصر ذاتی طور پر حکومت عراق اور کرد باغیوں میں مصالحت کی کوشش کر رہے ہیں معلوم ہوا ہے کہ صدر ناصر عراق کے صدر عارف کی درخواست پر یہ کوشش کر رہے ہیں جو صدر ناصر کے دوست اور ہمنوا ہیں عراقی وزیر خارجہ کرنل عبدالحمید کا حالیہ دورہ متحدہ عرب جمہوریہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی بتائی جاتی ہے صدر عارف نے انہیں خاص مشن پر قاہرہ بھیجا تھا مشرق وسطیٰ میں پاکستان پریس ایسوسی ایشن کے نمائندہ کی کہنا ہے کہ صدر ناصر اور صدر عارف دونوں یہ محسوس کرتے ہیں کہ اسرائیل کے خلاف تیاریاں کرنے کے لئے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ کردوں کے ساتھ کوئی سمجھوتہ ہو جائے کیونکہ اسرائیل دریائے اردن کا رخ موڑنے کے منصوبہ پر تیزی سے عمل درآمد کرنے والا ہے عربوں نے تہیہ کر لیا ہے کہ اگر اسرائیل نے دریا کا رخ موڑنے کے جارحیت پسندانہ منصوبہ کو ترک نہ کیا تو وہ اس صورت حال کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے

پشاور:- ۳۱ر دسمبر وزیر داخلہ خان حبیب اللہ خان نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی جمہوریت میں قطعاً کوئی یقین نہیں رکھتی مولانا مودودی کبھی بھی جمہوری طریقہ سے جماعت کے سربراہ منتخب نہیں ہوئے اور جب سے یہ جماعت معرض وجود میں آئی ہے وہ اس کے سربراہ چلے آ رہے ہیں آپ نے کہا جماعت کے قول اور فعل میں بڑا تضاد ہے جماعت بعض اوقات سیاسی تنظیم کا روپ دھار لیتی ہے کبھی مذہبی ادارہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے اور موقع محل کی مناسبت سے اپنی پوزیشن تبدیل کرتی رہتی ہے خان حبیب اللہ خان نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ماضی میں جماعت کے متعلق جو کچھ بیان کیا تھا وہ اس کی اپنی کتابوں اور لٹریچر میں تھا۔

اعلاناتِ نکاح

میرے بڑے بھائی چوہدری مبارک احمد صاحب بی اے ریڈیو انجینئر کراچی کا نکاح عزیزہ امۃ الرشید صاحبہ بنت صوبیدار چوہدری محمد شفیع صاحب فیروزپوری کے ساتھ ۲۲ر نومبر ۶۳ء بروز جمعہ مسجد دارالذکر گڑھی شاہو لاہور میں پڑھا گیا عزیزہ میاں اکبر علی صاحب پڑپل ڈیلر ۱۶ نابھہ روڈ لاہور کی نواسی ہیں

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام درویشان قادیان اور جملہ احمدی احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ جانبین کے لئے رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا فرماویں

(بشارت احمد ولد بابو غلام محمد صاحب پنادعہ مسعود لاہور)

۲ - خاکسار کے لڑکے عزیزم عبدالحی صاحب کا نکاح ہمراہ امۃ الرحمٰن صاحبہ بنت بابو عبدالحلیم صاحب اسسٹنٹ اکونٹنٹ دفتر خزانہ صدر انجمن سے بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر مکرم مولوی قمرالدین صاحب فاضل نے مورخہ ۲۶/۱۲/۶۳ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں پڑھا۔ قارئین کرام سے جانبین کے لئے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ماسٹر مولا داد سیکرٹری مال محلہ دارالیمن ربوہ۔)

۳ - خاکسار کے لڑکے عزیزم رحمت علی صاحب کارکن دفتر وکالت مال کا نکاح مسماۃ حیات بیگم صاحبہ بنت چوہدری عبداللطیف صاحب ریٹائرڈ منٹگمری سے بعوض پانچ صد روپیہ حق مہر مکرم مولوی قمرالدین صاحب فاضل نے ۲۷ر دسمبر ۶۳ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں پڑھا۔ قارئین کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے عزت و خیر و برکت کا موجب بنائے اور ثمرات حسنہ سے نوازے

(خاکسار محمد رمضان محلہ دارالیمن ربوہ)

۴ - میرے لڑکے میر انعام احمد ہوم ڈیپارٹمنٹ سپیشل I سول سیکرٹریٹ لاہور کا نکاح عزیزہ رشیدہ بیگم بی اے۔ بنت میجر نیر دزالدین صاحب مرحوم کالرہ دیوان سنگھ ضلع گجرات سے بعوض پانچ ہزار مہر پر مولانا جلال الدین صاحب شمس نے قبل از نماز جمعہ مورخہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۶۳ء کو ربوہ میں پڑھا

بزرگان سلسلہ جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے ہر لحاظ سے مبارک کرے آمین۔

(میر نصر اللہ خان سٹیشن پور۔ ضلع گجرات)

جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا اختتامی پیغام

بقیہ صفحہ اوّل :

کبھی مت بھولو کہ قربانی اپنا پھل تو ضرور لاتی ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ ہر قربانی کا پھل قربانی کرنے والا ہی کھائے جو شخص یہ چاہتا ہے کہ ساری قربانیوں کا پھل وہ خود ہی کھائے اس سے زیادہ نادان اور کوئی نہیں ہو سکتا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ایک وادیٔ غیر ذی زرع میں رکھا مگر اس کا پھل ایک مدت دراز کے بعد محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شکل میں ظاہر ہوا اور دنیا اس پھل کو دیکھ کر حیران رہ گئی پھر تم کیوں یہ خیال کرتے ہو کہ تمہاری قربانیوں کا بدلہ تمہیں آج ہی ملنا چاہیئے اگر تمہاری نسل کسی وقت بھی تمہاری قربانیوں سے فائدہ اٹھا لے تو حقیقتاً

تمہاری قربانیوں کا پھل

تمہیں مل گیا۔ پس اپنے ذہنوں میں جِلا اور اپنے فکر میں بلندی پیدا کرو۔ اور قربانیوں کے میدان میں ہمیشہ آگے کی طرف قدم بڑھاؤ اگر تم ایسا کرو گے تو خدا تعالےٰ اپنی تائیدات سے تمہیں اس طرح نوازیگا کہ تم دنیا کے میدان میں ایک فٹ بال کی حیثیت نہیں رکھو گے بلکہ تم اس برگزیدہ انسان کا ظِل بن جاؤ گے جس کے متعلق آسمانی نوشتوں میں یہ کہا گیا تھا کہ وہ کونے کا پتھر ہوگا جس پر وہ گرے گا وہ بھی چکنا چور ہوگا اور جو اس پر آگرا وہ بھی چکنا چور ہوگا۔

میں دُعا کرتا ہوں

کہ اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کے مردوں اور ان کی عورتوں اور ان کے بچوں اور ان کے بوڑھوں کو اپنے فرائض کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں اپنے فضل سے وہ طاقت بخشے جس سے وہ اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کر دیں اے خدا تُو ایسا ہی کر

آمین یارب العالمین۔

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

۲۹ ۔ ۱۲ ۔ ۶۳

دعائے مغفرت

خاکسار کے خالو ماسٹر سراج الدین صاحب نومبر ۱۹۶۳ء کو وزیر آباد میں رحلت فرما گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم وزیر آباد کے قدیم احمدی تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جو حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی ؓ کے ذریعہ مشرف باحمدیت ہوئے۔ مرحوم نے زندگی بھر احمدیت سے وابستگی اور فدائیت کا ثبوت دیا۔ عمر ساٹھ سال سے متجاوز تھی احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلےٰ مقام عطا فرمائے۔ مرحوم کے اکلوتے بیٹے برادرم مشتاق احمد صاحب عرصہ سے بیمار ہیں تین بار اپریشن کامیاب نہیں ہو سکا اب چوتھی مرتبہ تجویز ہوا ہے ان کی شفاء کاملہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے (خاکسار مسعود احمد جہلمی۔ مبلغ جرمنی۔ فرینکفورٹ)

مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ برائے سال ۱۹۶۴ء

(حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے یکم جنوری ۱۹۶۴ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۶۴ء تک کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب کو مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کا رکن مقرر کیا گیا ہے۔ مجالس و اراکین تعاون فرماویں۔

اراکین خصوصی :-

۱۔ محترم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے

۲۔ محترم سید ولی اللہ شاہ صاحب

۳۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب

اراکین عمومی :-

نام	عہدہ
۱۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب	نائب صدر
۲۔ شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے	قائد عمومی
۳۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس	قائد تعلیم
۴۔ مکرم مولوی ابو العطاء صاحب	قائد تربیت
۵۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب	قائد مال
۶۔ مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب	قائد ذہانت و صحتِ جسمانی
۷۔ مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب	قائد ایثار
۸۔ مکرم حبیب اللہ خاں صاحب	قائد تجنید
۹۔ مکرم مسعود احمد خاں صاحب	قائد اشاعت
۱۰۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب	قائد اصلاح و ارشاد

(خاکسار:۔ مرزا ناصر احمد صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

برادرم مکرم چوہدری عبد الواحد صاحب بی۔ اے نائب ناظر بیت المال کے صاحبزادے عبد الماجد شاہد بی۔ اے کا نکاح ہمراہ مسعودہ انجم بنت چوہدری سردار خان صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر پنشنز ساکنہ مراڑہ ضلع سیالکوٹ بعوض پانچہزار روپے حق مہر مورخہ ۲۷/۱۲/۶۳ کو بوقت نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے جلسہ گاہ میں پڑھا۔

احباب دعا فرماویں کہ یہ رشتہ فریقین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔

خاکسار: عباد اللہ گیانی

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۲۹۔ دسمبر ۱۹۶۳ء کو امۃ الکریم صاحبہ بی۔ اے دختر مکرم ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب زمیندار لاکھا روڈ ضلع نواب شاہ کے رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی ان کا نکاح اس سے پیشتر مسٹر تاج محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کے ساتھ مولانا شمس صاحب نے پڑھا تھا۔ امۃ الکریم صاحبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص صحابی حضرت مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم آف تلونڈی جھنگلاں کی پوتی ہیں۔ اس تقریب میں صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم اور مولانا ابو العطاء صاحب نے بھی شمولیت فرمائی۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔

محمد عبد القدیر

قاضی احمد۔ ضلع نواب شاہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴